بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱	۲۲ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش	۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ	۲۲ ماہ جون ۱۹۴۳ء	نمبر ۱۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کل صبح ۶½ بجے بذریعہ کار ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ حضور کے چاروں حرم اور سب بچے بھی ہمراہ ہیں۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ بھی ساتھ ہیں۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مرزا احمد شفیع صاحب ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول کے ہاں گزشتہ شب لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب جماعت کے نام

جماعت پر دشمنوں کا سخت حملہ اور ہمارا فرض

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اس وقت بادل ناخواستہ اور ایک بڑے بوجھ کے ساتھ ڈلہوزی جا رہا ہوں۔ ابھی تک مجھے دن کا اکثر وقت بخار رہتا ہے۔ اور کھانسی بھی ہے۔ لوگ تو کہتے ہیں۔ کہ پہاڑ جانے سے آرام ہوگا۔ مگر بے اطمینانی میں آرام بھی کم ملتا ہے۔

اس وقت جماعت پر اس کے دشمنوں نے ایک سخت حملہ کیا ہے۔ اور حکومت کے کچھ کل پرزے بھی اس میں شامل معلوم ہوتے ہیں۔ احمدیت کے لئے پھر ایک ابتلا کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کے دلی دشمن جو اس کے ملازموں میں شامل ہیں۔ انہیں ہماری جنگی خدمات نہیں بھائیں۔ اور چونکہ کھلا مقابلہ وہ نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے دوسرے اوچھے ہتھیاروں سے کام لینا شروع کیا ہے۔ چند دنوں تک حقیقت واضح ہو جائے گی۔ میں زندہ رہوں یا مروں۔ جماعت کی عزت کی حفاظت کے لئے آپ لوگوں کا ہر قربانی کرنا فرض ہے۔ کیا پچاس سال شکست کھا کر دشمن اب غالب آ جائے گا۔ کیا آج احمدیت کا ایمان جماعت کو گزشتہ قربانیوں سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے آمادہ نہ کرے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ میں سے ہر شخص کہے گا سنو رحضور اور آسمان آپ کی آواز پر تصدیق کرے گا۔ اور احمدیت کے پوشیدہ دشمن ایک دفعہ پھر مونہہ کی کھائیں گے۔ اچھا خدا حافظ آج بھی اور ہمیشہ ہی۔ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی بہادر رہو۔ اور کسی انسان سے نہ ڈرو سوائے خدا کے والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد ۲۱-۶-۴۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۲۰ جون۔ آج ساڑھے چار بجے شام ڈلہوزی سے مندرجہ ذیل ٹیلیفون آیا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ایک بجے دوپہر معہ اہل و عیال ڈلہوزی پہونچے۔ آج ٹمپریچر نارمل نہیں آیا۔ جیسا کہ صبح کے وقت کئی دنوں سے آیا کرتا تھا۔ پہاڑی راستہ میں کھانسی کی کچھ زیادہ تکلیف رہی۔ اس وقت دن کے ایک بجے ٹمپریچر ۹۸.۶ ہے راستہ میں اور کوئی شکائت نہیں ہوئی۔ الحمدللہ۔ خدام خیریت سے ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

واقعہ بھامبڑی کے سلسلہ میں جلسہ

قادیان ۱۱ احسان ۱۳۲۳ ہش۔ آج بعد نماز مغرب مقامی جماعت کا ایک عظیم الشان جلسہ مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضرت میر صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں بھامبڑی کے واقعہ کا ذکر کر کے احباب کو بعض ضروری نصائح فرمائیں۔ حضرت میر صاحب کی تقریر کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے بھامبڑی میں احمدیوں پر احرار کے منظم اور خطرناک حملے کے تفصیلی واقعات بیان کئے۔ مولوی دل محمد صاحب کی تقریر کے بعد مولوی غلام باری صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے تقریر کی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

واقعہ بھامبڑی کے متعلق غلط خبروں کی اشاعت

قادیان ۲۰ جون۔ حسب ذیل پریس ٹیلیگرام لاہور کے اخبارات کو بھیجا گیا ہے

موضع بھامبڑی میں احمدیوں اور احراریوں کے درمیان تصادم کے متعلق بعض اخبارات میں جو اطلاعات شائع ہو رہی ہیں۔ وہ بالکل گمراہ کن ہیں۔ صحیح واقعات یہ ہیں کہ احمدیوں نے بھامبڑی میں ایک تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا۔ جسے بعض شریر اشخاص نے روکنا چاہا۔ مگر وہ اس کوشش میں ناکام رہے۔ جلسہ کے پُرامن اختتام پر متعدد مسلح اشخاص نے منتشر ہونے والے احمدیوں پر اینٹوں اور پتھروں وغیرہ سے حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں اٹھارہ احمدی شدید مجروح ہوئے۔ مجروحین میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بھی ہیں۔ مفسدوں نے زبردستی کچھ سائیکل بھی چھین لئے۔

ان نازک ایام میں ایسی بے بنیاد خبروں کا پریس میں جگہ حاصل کر لینا نہائت ہی افسوسناک امر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دُعا و صدقات | نصرت گرلز سکول قادیان کی دینیات کلاس کی طالبات نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی۔ اور چندہ جمع کر کے غریبوں کو امداد دی (مسعودہ اختر متعلمہ درجہ رابعہ) (۲) جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی نے اجتماعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی۔ نیز ایک بکرا صدقہ کیا۔ اور ایک دیگ چاولوں کی غربا و مساکین میں تقسیم کی گئی۔ ہر ہفتہ احباب اجتماعی طور پر مساکین کو کھانا کھلا رہے ہیں۔ (سردار محمد اکبر) (۳) جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اجتماعی طور پر دعا کی۔ اور تین بکرے صدقہ کئے۔ (محمد شریف سیکرٹری تبلیغ)

عہدہ میں ترقی | سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری لفٹیننٹ کے عہدہ پر ممتاز ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اس خوشی میں ان کی ہمشیرہ سیدہ ممتاز جہاں بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرتے ہوئے اڑھائی روپے ارسال کئے ہیں۔

درخواستہائے دُعا | برادر خاکسار کے ماموں جناب شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے عرصہ ڈیڑھ سال سے انتڑیوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ مرض کے طول نے بہت پریشان کر رکھا ہے مستقل افاقہ کی صورت نظر نہیں آتی۔ اب کمزوری زیادہ ہے۔ اور تنفس کی تنگی محسوس ہوتی ہے۔ میں جماعت کے بزرگوں اور دوستوں سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں۔ کہ درد دل کے ساتھ دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی شفائے خاص سے اچھا کر دے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ میری یہ درخواست بے اثر نہ ہوگی جزاکم اللہ احسن الجزاء خاکسار شیخ عبدالواحد (سابق مبلغ چین) واقف تحریک جدید (۲) شمس الدین صاحب کا لڑکا محاذ جنگ پر گیا ہوا ہے۔ (۳) مرزا مبارک بیگ صاحب لاہور کی والدہ اور دادی بیمار ہیں۔ نیز ان کے ماموں محاذ جنگ پر گئے ہوئے ہیں۔ (۴) قریشی محمد مطیع اللہ صاحب کے ایک دوست کی محکمانہ ترقی کا سوال درپیش ہے۔ (۵) قاضی محمد منیر صاحب رتوچکی کا لڑکا بیمار ہے۔ حافظ بسین الحق صاحب شمس امرتسر کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح | ۳۰ جون ۱۹۴۴ء بروز اتوار بابو محمد عمر صاحب گورنمنٹ پنشنر بریلی کی لڑکی امۃ الحفیظ صاحبہ کا نکاح مبلغ پانچسو روپیہ مہر پر خلیق احمد صاحب پسر صدیق احمد صاحب بریلی سے مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ نے پڑھایا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار حافظ سخاوت حسین بریلی (۲) میاں محمد داؤد صاحب بی۔ اے ابن خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب آف لاہور کا نکاح عقیلہ خانم بنت میاں مظفر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے مہر پر جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر

خدام الاحمدیہ کا سالانہ امتحان — نصاب

مہتمم تعلیم

اسلامی اصول کی فلاسفی۔ الوصیت
احمدیت یا حقیقی اسلام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ رحم اور امیر غیر مبایعین

موجودہ زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد جو عظیم الشان کام کیا۔ اور جن اہم ترین امور کی بجا آوری کا فرض آپ پر عائد کیا گیا۔ وہ کام اپنی ذات میں اس قدر ضروری اس قدر غیر معمولی اہمیت رکھنے والا۔ اور اس قدر مختلف انواع و اقسام کا ہے کہ اگر کوئی شخص معمولی بصیرت سے بھی کام لے۔ تو وہ آپ کے کام کی وسعت۔ اس کی اہمیت اور ہمہ گیری سے انکار نہیں کرسکتا۔ اگر کسی شخص کا صرف ایک بچہ ہو۔ اور اس میں آوارگی پائی جاتی ہو۔ تو اس کی اصلاح کے لئے ہی والدین اور دیگر اعزہ و اقارب کو جن مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ جس شخص کے سپرد تمام دنیا کی اصلاح ہو۔ جس کے سپرد دنیا کے موجودہ نظام کو بدل کر ایک نیا نظام قائم کرنا ہو۔ جس نے سفلی دنیا پر مرمٹنے والوں کو آسمان روحانی کا بلند پرواز کبوتر بنانا ہو۔ اور جس نے کفر و شرک اور غلط عقائد و توہمات میں مبتلا لوگوں کو شریعت اسلامیہ پر گامزن کرنا اور ان کے قلوب کو ہر قسم کے گناہوں تاریکیوں اور ظلمات سے پاک کرنا ہو اسے کتنی بڑی محنت اور کتنی بڑی جدوجہد سے کام لینا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرمایا لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کہ اے ہمارے مقدس رسول تو تو شائد اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کر ڈالے گا۔ کہ لوگ کیوں اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور نہیں کرتے۔ اور پھر یہی الہام موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔ جو آپ کے اس درد اور کرب اور اضطراب پر ایک آسمانی گواہ ہے۔ جو آپ کے دل میں اصلاح خلق کے متعلق موجزن تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں ؎

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز
ویں طرفہ تر کہ من بگمان تو کافرم

اے عزیز میری تو جان بھی تیرے ایمان کے فکر میں گھل گئی ہے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ میں تیرے گمان میں خود کافر اور ضال ہوں۔

دنیا کی حالت بھی کیسی عجیب ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور اس کی اصلاح کے لئے اپنی راتوں کی میٹھی نیند چھوڑ کر آستانہ رب العزت پر لوٹتے بلبلاتے اور تڑپتے ہیں۔ کہ کسی طرح لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ مگر لوگ ہیں۔ کہ انہی کو اپنا دشمن خیال کرتے اور انہی کو تباہ و برباد کرنا اپنا اعلےٰ ترین مقصد قرار دیتے ہیں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور آپ نے اس کام کو بکمال خوبی سرانجام بھی دیا۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ یہ کام مختلف الانواع ہے۔ آپ نے دنیا میں آکر صرف حیات مسیح کی غلطی کو ہی دور نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں کے رائج الوقت تمام غلط اعتقادات کی اسلامی تعلیم کی روشنی میں اصلاح کی تمام مذاہب باطلہ پر اسلام کو غالب ثابت کیا۔ اور اس طرح اندرونی اور بیرونی دونوں دشمنوں کے حملوں سے آپ نے اسلام کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کے کثیر حصہ نے ابھی تک آپ کی تشریحات کو قبول نہیں کیا۔ مگر ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یہ یقین کامل ہے۔ کہ ایک دن ساری دنیا۔ مشرقی کیا اور مغربی کیا کالے کیا اور گورے کیا۔ اسی آواز کے پیچھے چلیں گے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بلند ہوئی۔ انہی عقائد کو تسلیم کریں گے۔ جو اسلامی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائے۔ اور انہی مسائل کو درست قرار دیں گے۔ جن کی تائید موجودہ زمانہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔ دنیا اگر آج انکار کرتی ہے۔ تو کل اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور اسے اپنے تمام اندرونی اور بیرونی اختلافات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی حکم تسلیم کرنا پڑے گا۔ ہر دروازہ بند کیا جائے گا۔ ہر باب مسدود ہو جائیگا ہر راستہ انسان کو راہ راست سے بھٹکانے والا ثابت ہوگا۔ اور آخر دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ صحیح بات وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہی۔ صحیح عقیدہ وہی ہے۔ جس کی آپ کی کتب سے تائید ہوتی ہے۔ اور صحیح مسئلہ وہی ہے۔ جس پر آپ نے صاد فرمایا ہے۔ یہ ہمارا دعوےٰ نہیں بلکہ زمین و آسمان کا خدا یہ فیصلہ فرما چکا ہے۔ کہ ایسا ہی ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے والے مسیح کو جہاں اور بہت سے خطابات عطا فرمائے۔ جو آپ کے کام کی مختلف نوعیتوں کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ وہاں خدا تعالیٰ کے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو حکم بھی قرار دیا ہے۔ اور حکم وہی ہوتا ہے۔ جس کے فیصلے تسلیم کئے جائیں۔ جس کے احکام نافذ کئے جائیں۔ جس کے اوامر دنیا پر اپنے دائمی نقوش چھوڑ جائیں۔ اگر آج ایک مسئلہ میں اس مقدس انسان کی بات تسلیم نہیں کی جاتی۔ جسے خدا کا رسول حکم قرار دیتا ہے تو لازماً کل دنیا ٹھوکریں کھا کر اسی بات کو تسلیم کرنے کی طرف لوٹے گی۔ اور ضرور ہے۔ کہ ایسا ہو۔ کیونکہ مسیح موعود حکم ہو کر وہ دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کے لئے آیا ہے۔ وہ اس لئے نہیں آیا۔ کہ خود لوگوں کے پیچھے چلے۔ اور ان کی آراء کی تقلید کرے۔ اگر دنیا میں خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہوتا۔ کہ علماء جو کہتے وہی قیامت تک شرعی راہ عمل قرار پاتا۔ تو علماء کو حکم قرار دیا جاتا۔ مسیح موعود کو حکم قرار نہ دیا جاتا۔ مگر خدا اور اس کے رسول نے یہ منصب صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔

پس موجودہ زمانہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ایک ایسے وجود باجود ہیں۔ جن کی مسائل اسلامیہ کے بارے میں تشریحات قبول کی جائیں گی۔ اور ہر وہ بات رد کردی جائے گی جو اس کے خلاف ہو۔ دنیا بگڑتی ہے تو بیشک بگڑے۔ اگر کوئی ناراض ہوتا ہے تو بیشک ہو۔ مگر یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کہ حکم کچھ کہے۔ اور اسلامی دنیا یا آئندہ رونما ہونے والی اسلامی دنیا کچھ اور کہے۔ مسیح موعود حکم ہے۔ اس کا فیصلہ ہر بات میں ناطق ہے۔ خواہ وہ بات اعمال سے تعلق رکھتی ہو۔ یا اعتقادات اور ایمانیات سے ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں یہ حقیقت بارہا بیان فرمائی ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جو شخص میری باتوں کو تسلیم نہیں کرتا۔ تو وہ اپنے اندر تکبر نخوت اور خود پسندی کی روح رکھتا ہے۔ خدا نے جس کو حکم بنایا ہے۔ اسی کا منصب ہے۔ کہ وہ اختلافی امور میں فیصلہ کرے۔ جو خدا اور اس کے رسول کے منشاء کے مطابق ہو۔ اور اور لوگوں کا یہی کام ہے۔ کہ اس حکم کی آواز کے خلاف اپنے لبوں کو جنبش نہ دیں۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قرآن کریم کا حکم ہے۔ اور اس کا صرف یہی مطلب نہیں کہ تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔ بلکہ اس کا یہ بھی مطلب ہے۔ کہ تمہاری آوازیں نبی کی آواز کے مقابلہ میں دب جانی چاہئیں۔ تمہارے اجتہادات نبی کے فیصلہ کے بعد لوح قلب سے محو

ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ تم اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں۔ تم نور نبوت سے فیضیاب ہو رہے ہو۔ اگر اس کھڑکی کو کھلا رکھو گے تو ہمیشہ انوار الٰہیہ تم پر برستے رہیں گے لیکن اگر اس کھڑکی کو بند کر دو گے۔ اگر یہ سمجھو گے۔ کہ ہم بھی علم رکھتے ہیں۔ ہمارے اندر بھی فہم و ذکا کا مادہ ہے۔ نبی نے بیشک فلاں فیصلہ کیا ہے۔ مگر ہمارا اجتہاد اس کے خلاف ہے۔ تو نور کی کھڑکی جو تمہارے قلب میں کھلی ہوگی بند ہو جائے گی۔ اور تم ظلمت میں گھر جاؤ گے۔ یہ قرآن کا حکم ہے اور ہر مومن کا فرض ہے۔ کہ اس کی اقتدا کرے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین جو اپنے آپ کو اور اپنے رفقاء کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی فوج قرار دیتے ہیں۔ ان کی کیا حالت ہے وہ روحانی فوج میں داخل ہونے کا دعوے کرنے کے باوجود اپنے روحانی سپہ سالار کی کہاں تک عزت کرتے ہیں۔ اس کے احکام کو کس حد تک تسلیم کرتے ہیں۔ یہ بات بارہا احباب کرام کے سامنے مختلف مثالوں کے ذریعہ واضح کی جا چکی ہے۔ اور بتایا جا چکا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب دعوے تو یہ کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے پیرو ہیں۔ مگر ان کی عملی حالت یہ ہے۔ کہ وہ بات بات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف قدم اٹھاتے ہیں اور پھر یہ دعوے کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے کہ صحیح راہ وہی ہے۔ جس پر وہ خود چل رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آج ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے۔

الفضل کی بعض گزشتہ اشاعتوں میں مسئلہ رجم کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں دلائل و براہین سے یہ بات ثابت کر دی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسئلہ رجم کو تسلیم فرمایا ہے۔ کس قدر واضح اور بین ارشادات ہیں فرماتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے زانی کے سنگسار کرنے کے لئے قرآن کریم میں صاف حکم فرمایا ہے۔ (جنگ مقدس پرچہ ۲ جون ۱۸۹۳ء)

(۲) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حلالہ زنا میں داخل ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حلالہ کرنے کرانے والے سنگسار کئے جائیں۔ (فتاوےٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱)

(۳) اگر نسبت محفوظ نہ رہے تو زنا کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جس پر خدا نے بہت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ یہاں تک کہ زنا کے مرتکب کو سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔ (فتاوےٰ احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶)

اس قدر نصوص بینہ کے بعد کسی احمدی کہلانے والے کے لئے یہ کس طرح زیبا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مسئلہ رجم کے خلاف رائے ظاہر کرے۔ وہ اس بارہ میں مزید دلائل تو دے سکتا ہے۔ وہ اس بارہ میں مزید قرآنی حقائق تو روشن کر سکتا ہے۔ وہ مسئلہ رجم کے مخالفین کے اعتراضات کا مسکت و مدلل جواب تو دے سکتا ہے مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اسلام میں رجم ثابت نہیں۔ یا بدکاری کی سزاؤں میں رجم کی سزا کا کہیں ذکر نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو تسلیم فرماتے ہیں۔ نہ ایک بار بلکہ کئی مختلف مقامات پر آپ نے اس امر کو تسلیم فرمایا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کا مسئلہ رجم کے متعلق جو کچھ خیال ہے۔ وہ انہوں نے سورۃ نور کی تفسیر کرتے ہوئے "بیان القرآن" میں ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک رجم زنا کی سزا نہیں"۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس موقعہ پر مسئلہ رجم پر بحث بھی کی ہے۔ جس کو درج کرنا مضمون کو بلا وجہ طول دینا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ رجم کا مسئلہ صحیح نہیں۔ ہمیں اس وقت ان دلائل کا جائزہ لینے کی ضرورت نہیں۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ اس وقت ہمارا روئے سخن صرف حقیقت کی طرف احباب کی توجہ منعطف کرانا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ خدا کا رسول مسیح موعود کو حکم قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنی کتب میں اپنے حکم ہونے کا اعلان فرماتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص مجھے دل سے حکم تسلیم نہیں کرتا۔ تم اس میں تکبر نخوت اور خود پسندی کی روح دیکھو گے مگر مولوی محمد علی صاحب جو رات دن یہ راگ الاپتے رہتے ہیں۔ کہ ان کی تفسیر وہی ہے۔ جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں میں خبر دی گئی تھی۔ وہ کئی دیگر مسائل کی طرح مسئلہ رجم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے صریح خلاف لکھتے ہیں۔ اور یہ لکھتے ہوئے ان کے جسم پر ذرا بھی کپکپاہٹ طاری نہیں ہوتی۔ کہ وہ یہ کیا حرکت کر رہے ہیں۔ وہ زبان سے ایک شخص کو حکم تسلیم کرتے ہیں۔ مگر قلم سے اس کے فیصلوں کو رد کرتے ہیں۔ وہ دعوے یہ کرتے ہیں۔ کہ ان کی تفسیر وہی ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواہش فرمائی تھی۔ کہ میرا ارادہ ایک ایسی تفسیر لکھنے کا ہے۔ جس میں اسلامی تعلیم روشن کی جائے۔ مگر عملی حالت یہ ہے۔ کہ وہ جگہ جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ حقائق کو رد کر رہے ہیں جن لوگوں کی ظاہری اور عملی حالت میں اس قدر اور اتنا کھلا تباین ہو۔ ان پر سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

فاؤنٹین پن کی روشنائی بذریعہ جوانی کارڈ مفت بنانا سیکھیں۔ سوان ساز شیشی صرف ڈیڑھ آنہ میں تیار کرکے روپیہ بچائیں۔
جمیل احمد دہلی گیٹ مالیر کوٹلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراض چشم

اطباء آنکھ کے مزاج کو گرم تر قرار دیتے ہیں۔ بعض دفعہ بلغم اور صفرا کا زور یا سوداوی خلط کی زیادتی وغیرہ آنکھ کی اکثر بیماریوں کا موجب ہوتی ہے۔ اس صورت میں مسہل کی بجائے کھانے کی ادویہ دینا نہایت مناسب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ نزلہ کی وجہ سے بھی آنکھ دکھنے لگ جاتی ہے۔ اس حالت میں نزلہ اصل مرض ہوگا۔ اور آنکھ کا دکھنا عرض۔ مرض کے علاج سے عرض کا عارضہ بھی خود بخود دور ہو جائے گا۔ آنکھ کو معدہ سے خاص تعلق ہے۔ جو چیز معدے کے لئے مفید ہوگی۔ وہ آنکھ کے لئے بھی صحت بخش ہوگی لیکن یہ بات بطور اصول درست نہیں۔ اس میں استثنیٰ بھی ہیں۔ مثلاً شلجم ضعف معدہ ہے لیکن آنکھ کے لئے مفید ہے۔ آنکھ کے چند امراض یہ ہیں۔ درد، نیج۔ انتفاخ ملتحم۔ کنہ۔ رمد رمی و معدی۔ وجع العین۔ قرحہ قرنیہ۔ امتد قرنیہ۔ دنبل۔ طرفہ۔ ناخونہ۔ حرقہ۔ سبل العین۔ حول (بھینگاپن) جہر (روز کوری)۔ عشا (شب کوری) خفش۔ جحوظ۔ خیالات۔ نزول الماء۔ بیولا حکہ۔ جرب۔ سلاق۔ استرخاء الجفن۔ ہیج العین۔ اختلاج العین۔ کثرت الطرف۔ رمعہ۔ بیاض العین بثور العین۔ کمون المدہ۔ تمدد العین زرقہ وغیرہ وغیرہ۔ مذکورہ بالا امراض چشم میں شاذ ہی کوئی ایسی مرض ہوگی جس میں سرمہ کی ضرورت ہو۔ نزول الماء میں سرمہ سخت مضر ہے۔ نزول الماء کی دو قسمیں ہیں۔ سیاہ اور سفید۔ سفید کا علاج ابتدائی حالت میں ادویہ کھلانے سے ہو سکتا ہے پڑبال کے دستکاری کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ یہ مضمون نہیں بلکہ اشتہار ہے۔ اجرت اشتہار کے خوف سے صرف چند بیماریوں کا ذکر کیا ہے۔ بیسیوں ایسی آنکھ کی بیماریاں ہیں جن کا ذکر کیا جا سکتا تھا۔ اس ضمن میں سوالات کے جواب کے لئے جوابی کارڈ ارسال فرمائیں۔ ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھیں۔ حکیم عبدالعزیز خان حکیم حاذق پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھ گورو صاحبان اور موجودہ سکھ

حضرت بابا نانک صاحب جن کو ہمارے سکھ بھائی اپنے مذہب کا بانی ظاہر کرتے ہیں۔ اسلام سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ اور اس عقیدت کا اظہار بھی علی الاعلان کیا کرتے تھے۔ آپ نے مسلمان اولیا اور صوفیا سے نہایت عمدہ اور دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ اور اپنی زندگی کا اکثر حصہ اسلامی ممالک میں ہی گذارا۔ اسلام کی تعلیم کا بھی آپ نے بغور مطالعہ کیا۔ اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق بنایا۔ لیکن آج ہمارے سکھ دوست سیاسی رو میں جس طرف بہ رہے ہیں۔ وہ بالکل عیاں ہے۔ ہر وہ شخص جو حضرت بابا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ جب وہ موجودہ سکھ صاحبان کا طرز عمل دیکھتا ہے۔ تو اس کو مشہور سکھ ودوان گیانی گیان سنگھ صاحب کی طرح کہنا پڑتا ہے۔ کہ:۔

"افسوس ہے کہ سکھوں کا مذہب فی زمانہ اپنے پیشواؤں کی تعلیم سے قریب قریب بالکل برعکس ہے۔"

(تواریخ گورو خالصہ اردو ایڈیشن اول صد ۶)

حال ہی میں الفضل میں ایک واقعہ جو قصور ڈویژن کے ایک قصبہ راجہ جنگ میں پیش آیا شائع ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان کو سکھوں نے محض اس وجہ سے کلہاڑیوں سے زخمی کیا ہے۔ کہ وہ اس گاؤں میں مسلمانوں کیلئے اذان دینے کی آزادی ملنے میں کوشاں تھا۔ ان بیسویں صدی میں سکھ صاحبان کی یہ حرکت شریعت اذان سے ناواقفی کے باعث ہوئی ہے۔ بلکہ حضرت بابا نانک صاحب کی پاکیزہ زندگی اور مقدس تعلیم سے بھی بیگانگی نتیجہ ہے۔ سکھ ودوان اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اذان سکھ مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ سکھ مذہب کا بنیادی اصول وہی توحید ہے جس کا اعلان اذان میں کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ لاہور کے مشہور سکھ اخبار شیر پنجاب نے لکھا ہے۔ کہ:۔

"بانگ میں خدا کے متعلق جس عقیدہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سے ہمارے مذہب کے بنیادی اصول توحید کی تائید ہوتی ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس سے سکھوں کی دلآزاری ہوتی ہو۔ یا انکے عقیدہ کی تکذیب ہوتی ہو۔"

اس حالت میں کسی سکھ بھائی کا اذان کو روکنا اور سکے لئے مسلمانوں کو زخمی کرنا جہاں اسکو انصاف سے دور لے جاتا ہے۔ وہاں اس کو سکھ مذہب سے بھی کوسوں دور لے جانے کا باعث بنتا ہے۔

ہم جب سکھ مذہب کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب اور حضرت بابا نانک صاحب کی پاکیزہ زندگی پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں جابجا اذان کی تائید کے ثبوت ملتے ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں تو واضح الفاظ میں اذان کہنے اور نماز پڑھنے کا حکم موجود ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

بدعمل چھوڈ کرو ہتھ کوزہ۔
خدائے ایک بوجھ دیو بانگاں
برگو برخوردار کھرا

یعنی اے لوگو بداعمال ترک کردو۔ اور توحید پر قائم ہو جاؤ۔ اور کوزہ ہاتھ میں لیکر وضو کرو۔ اور اذانیں دو۔ تب تم برکت والے اور برخوردار قرار پاؤگے۔

ہمارے سکھ بھائی عموماً یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ شبد میں مسلمانوں کے لئے حکم ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر ان کا یہ خیال درست ہے۔ تو پھر وہ خود ہی غور کریں کہ بقول اُن کے ایک طرف گرو گرنتھ صاحب میں مسلمانوں کے لئے یہ حکم موجود ہے۔ کہ اذانیں دو اور دوسری طرف اسی گرنتھ کو گورو ماننے والے سکھ صاحبان مسلمانوں کو کلہاڑیوں سے زخمی کر رہے ہیں۔ کہ وہ اذانیں کیوں دینا چاہتے ہیں۔ ان کا یہ فعل ان کو سکھ مذہب اور بابا نانک صاحب کی تعلیم سے بھی بہت دور لے جا رہا ہے۔

حضرت بابا نانک صاحب کی پاکیزہ زندگی اس بات پر شاہد ہے۔ کہ کہ آپ اذانیں دیا کرتے تھے۔ اور نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور سکھ اخبار اکالی مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء میں حضرت بابا نانک صاحب کی زندگی کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔

"آپ جہاں ہندوؤں کے تیرتھوں پر گئے وہاں آپ مکہ (معظمہ) اور مدینہ (منورہ) مصر، چین اور کابل بھی گئے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھ کر سچائی کا پرچار کیا۔"

سکھ قوم کے مشہور اور بزرگ ودوان بھائی گورداس صاحب کا ارشاد ہے۔

"بابا گیا بغداد نوں باہر کیا استھانا
اک بابا اکال روپ دوجا ربابی مردانہ
دتی بانگ نماز کر سن سمان بھیا جہانا"

(وار پہلی پوڑی ۳۵)

یعنی حضرت بابا نانک صاحب اور مردانہ بغداد تشریف لے گئے اور شہر کے باہر قیام کیا۔ آپ نے وہاں پر نماز ادا کرنے کے لئے ایسے موثر طریق پر اذان کہی کہ لوگ حیران ہو گئے۔

اس کے علاوہ جنم ساکھی بھائی بالا میں بھی آپکا کانوں میں انگلیاں ڈالکر اذان دینا مرقوم ہے ملاحظہ ہو:

"کنن انگلیاں پائیکے تب بابے دتی بانگ جتنی امت جمع سی سب سن کر ہوئی چانگ"

(صد ۳۰۲)

مسٹر میکالف جنکی تصنیف کو ودوان سکھ ایک خاص نظر سے دیکھتے ہیں حضرت بابا نانک صاحب کا اذان دینا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

"جب کبھی موقعہ ملا تو گورو صاحب نے عرب کے پیغمبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننے والے تھے مسلمانوں کی طرح اذان بھی دی۔"

{میکالف تھاس
ترجمہ گورمکھی صد ۱۲۳}

ان حوالجات کی موجودگی میں ہمارے سکھ بھائیوں کو اپنے اعمال کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایک طرف تو گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم اور حضرت بابا نانک صاحب کی پاکیزہ زندگی ہے اور دوسری طرف ان کا موجودہ طرز عمل۔ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر ہمارے سکھ بھائی اسلام سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے متعلق انکے دلوں سے بغض نہیں جا سکتا۔ تو خدارا وہ اپنے مقدس بزرگوں کی تعلیم پر ہی غور کریں۔ وہ اسلام کی نفرت میں اس حد تک نہ پہونچ جائیں کہ اپنے بزرگوں سے دور ہو جائیں۔

عباد اللہ گیانی

ڈاکٹر صاحبان مجھے تو منسر بھی گر ویدہ ہیں

جناب ڈاکٹر روشن لعل صاحب ایل ڈی۔ آئی ایم ایس۔ غلنی آباد سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں ایکا سرمہ کئی مریضوں کو استعمال کروایا نتائج نہایت خوشگوار رہے نہ صرف عوام بلکہ اہل فن سرمہ کیلئے بھی یہ بہت کار آمد چیز ہے دو تولہ اور ارسال فرمائیے شکریہ۔ موتی سرمہ امراض چشم کیلئے تریاق اعظم سے بڑھ کر ہے ہر آنکھ کو بھی صرف یہی سرمہ استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

شمالی افریقہ کی سیاست اور مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ سوال بہت اہم ہے کہ افریقہ کی فرانسیسی سلطنت کے گورنروں کے اتحادیوں کے ساتھ ہو جانے سے اسلامی دنیا پر کیا اثر پڑا۔ الجزائر کی تقریباً ۸۵ فیصدی آبادی مسلمان ہے۔ مراکش کی تقریباً ۹۰ فیصدی اور تونس کی کوئی ۹۰ فیصدی۔ یہ مسلمان بربری نسل کے ہیں۔ جو عربی رنگ میں رنگ گئے ہیں۔ فرانسیسی مغربی افریقہ میں بھی اسلام کو بہت بڑی طاقت حاصل ہے۔ کیونکہ وہاں کی ایک کروڑ کی آبادی میں ۱۸ ہزار سے زیادہ فرانسیسی نہیں ہیں۔ اتحادیوں کے ساتھ ہو جانے سے یہ تمام علاقے ایک بار پھر متحد ہو گئے ہیں جس سے ایک بڑی نتیجہ خیز بات یہ حاصل ہو گئی ہے کہ ان مٹھی بھر مسلمانوں کے سوا جو ابھی طرابلس اور البانیہ میں ڈٹی کی قابل نفرت حکومت میں ہیں یا مشرق بعید میں جاپانیوں کے زیر اقتدار آ گئے ہیں مسلمانوں کی ساری کی ساری طاقت اب انہیں ملکوں پر مشتمل ہے جو اتحادی قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ عراق۔ شام۔ ایران لیبیا اور المغرب (یعنی شمال مغربی افریقہ) یکے بعد دیگرے ان ملکوں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ جہاں اب محوری فتنہ پردازیوں سے اتحادیوں کے خلاف مسلمانوں کے مذہبی یا قومی جذبات برانگیختہ کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔

فرانسیسی مراکش اور تونس میں فرانسیسی حکومت کی نوعیت حکومت زیر حمایت کی ہے یہاں کے ملکی فرمانرواؤں یعنی سلطان اور بے کا اقتدار سرکاری طور پر محفوظ ہے۔ مراکش میں ملکی حکومت "مخزن" کی بنیاد قرآنی احکام پر بتائی جاتی ہے۔ اور مقامی نظم و نسق بڑی حد تک "قائدوں" اور "آغاؤں" کے ہاتھ میں ہے۔ فرانسیسیوں کا ایک زبردست انتظامی عملہ جملہ امور کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔ لیکن عربوں اور بربریوں کے مروجہ قانون میں غیر واجبی مداخلت نہیں کرتا۔ ایسے مقدمات جن میں فریقین مسلمان ہوتے ہیں۔ ان عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں۔ جہاں ان کے اپنے قانون پر عمل ہوتا ہے۔ تونس کی حالت بھی بہت کچھ اسی طرح کی ہے۔ باوجود اس کے کہ تونس میں اطالوی باشندوں اور فرانسیسی آبادکاروں کی تعداد قریب قریب برابر ہونے کی وجہ سے گونہ پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ یہاں کی تاریخ میں فرانسیسیوں کی حیثیت مراکش کے مقابلے میں زیادہ مستحکم نظر آتی ہے جہاں تک سیاسی اور رزمی کا تعلق ہے الجزائر فرانس سے زیادہ مشابہ ہے۔ کیونکہ یہاں فرانسیسی ۱۸۳۰ء سے ہیں۔ اتحادی قبضہ سے پہلے اس کا انتظام فرانسیسی وزیر داخلہ کے ہاتھ میں تھا۔ ان شمالی علاقوں کو جن میں یورپی لوگ رہتے ہیں۔ یعنی الجزائر۔ اوران۔ قسطنطین کو فرانسیسی پارلیمان میں نمائندگی حاصل تھی۔ کروڑگیری کے معاملے میں فرانس کے ساتھ اتحاد قائم تھا۔ مسلح افواج کا صرف فرانس کے سر تھا۔ ان امور کے سوا الجزائر کو مالی حیثیت سے حق خود اختیاری حاصل تھا۔ وہاں جمہوری آئین کے طرز کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ملکیوں کو بہت سی مقامی جماعتوں میں حق رائے دہی کے ساتھ نمائندگی حاصل ہے۔ لیکن نہ تو عام حق شہریت یا حق رائے دہی حاصل ہے اور نہ مرکزی حکومت میں وہاں کے باشندوں کا ہاتھ ہے۔ البتہ ملکی یہودیوں کو حق رائے دہی حاصل تھا۔ اور اس بات سے مسلم اکثریت اسی طرح ناراض تھی جس طرح بحر روم کے دوسرے سرے پر یہودیوں کے قومی وطن کے قیام سے۔ وشی حکومت نے یہودیوں کا حق رائے دہی سلب کر کے مسلمانوں میں گونہ ہردلعزیزی حاصل کر لی۔ حالانکہ یہ واضح رہے کہ وہاں کوئی پارلیمان نہیں جس کا انتخاب ہو۔ گذشتہ جنگ کے بعد سے ہر ملکی جو ۲۵ برس سے زیادہ عمر کا ہو۔ ایک بیوی سے زیادہ کے اصول کا قائل نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پچھلی جنگ میں حصہ لے چکا ہو۔ یا کوئی فرانسیسی اعزاز رکھتا ہو۔ یا لکھ پڑھ سکتا ہو فرانسیسی شہری ہو سکتا تھا۔ ایسے بہت ہی کم لوگ ہوں گے۔ کئی شادیاں کرنے کا حق ایک مسلمہ حق ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ حق شاذ و نادر ہی استعمال کیا جائے۔ بہرحال مالی نمائندہ جماعتوں اور مجلس اعلیٰ میں نمائندگی کے ایک خاص نظام کے ذریعہ جو بڑی دیدہ ریزی سے مرتب کیا گیا تھا۔ فرانسیسی آبادکاروں کے ساتھ مسلم قوم کے نمائندوں کو بھی اس کی اجازت حاصل تھی۔ کہ وہ محاصل اور میزانیہ کے متعلق اظہار رائے کر سکیں۔ ایک تجویز تھی کہ الجزائر کے تین شمالی علاقوں کی صوبائی کونسلوں کو حکومت کے انتخاب کا حق دیدیا جائے۔ یہ تجویز ایک حد تک جمہوری اصول کے مطابق تھی۔ لیکن اس کا تعلق یورپی علاقوں تک محدود ہوتا ہے۔ باشندوں کی بڑی اکثریت اس سے بے تعلق رہتی ہے۔

ادھر چند سال سے سیاسی امور میں زیادہ اختیارات حاصل کرنے بلکہ قومی آزادی کے لئے الجزائر کی دو ملکی جماعتوں نے تحریکیں شروع کیں۔ لیکن فرانسیسی ان دونوں جماعتوں کو ایک دوسرے کے خلاف کامیابی کے ساتھ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ ۱۹۳۸ء میں تونس میں بغاوت ہوئی۔ مگر ناکام رہی۔ مراکش میں جرمن اور اسپینی ایجنٹوں نے فرانسیسیوں کے خلاف قومی جذبات ابھارنا چاہے۔ مگر انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

بہرحال مسلمانوں کی خواہشات معلوم کرنے کا ایک طریقہ موجود ہے اور یہی مسلمان وہاں کی بہت بڑی اکثریت ہیں۔ ان تمام علاقوں میں یورپی اقلیت کی حکومت اسی صورت میں کامیاب رہ سکتی ہے کہ یہاں کے باشندوں کی بڑی اکثریت کی خوشنودی حاصل کرنے کا جو ایک نازک طریقہ گذشتہ زمانے میں وضع کیا گیا تھا۔ اسے من وعن باقی رکھا جائے اور ارباب حل و عقد کو مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہو۔ ادھر حالات میں جو نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق شمالی افریقہ کے مسلمانوں کے رویہ کے بارے میں ابھی تک کوئی واضح خبر نہیں ملی ہے۔ حالانکہ امریکی اور برطانی فوجوں نے سماتھ عام طور پر ان کے دوستانہ رویہ کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ البتہ ایڈمیرل ڈارلان کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے ۱۲ دسمبر ۱۹۴۲ء کو مراکش کے ریڈیو سے ان الفاظ میں مسلمانوں سے اپیل کی تھی:۔

"شام۔ مصر۔ اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی خواہش ہے کہ ان ڈکٹیٹروں کا دور دورہ ختم ہو۔ جو اس جنگ کے ذمہ دار ہیں۔ دشمن نے تونس کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کل ہماری تمام فوجیں جن میں فرانس کی فوجیں۔ اتحادیوں کی فوجیں۔ اور مسلمانوں کی فوجیں متحدہ طور پر شامل ہیں۔ ان قابل نفرین اطالیوں اور ان کے آقاؤں کو سمندر میں واپس دھکیل دیں گی۔ لڑائی سخت ہو گی۔ لیکن بالآخر ہم اپنے تونس کے بھائیوں کو آزاد کر لیں گے۔ اس وقت ہم اٹلی میں آگ و خون کی بارش کریں گے اور ان مظلوموں کا بدلہ لیں گے۔ جو اطالوی بربریت کا شکار ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے مسلمان قوم ہی اطالوی دور بربریت کا شکار ہوئی۔ اس بنا پر مسلمان بہادروں کا یہ عظیم الشان فرض ہے کہ اس جنگ میں حصہ لیں۔" (ماخوذ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۷۲۲ فرحت سلطانہ بیگم بنت منشی نیاز اللہ صاحب قوم (شیخ) قریشی عمر چالیس سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شاہجہان پور حال قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس وقت صرف میرا گذارہ میرے لیڈی ڈاکٹر ہونیکی حیثیت سے جو کچھ آمدنی ہوتی ہے اس پر ہے۔ جسکی اوسط بیس روپے ماہوار ہے۔ جس کے ½ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ اس آمدنی سے اگر کچھ بچا کر میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بناؤں۔ اور میری وفات کے وقت وہ میری ملکیت ہو۔ تو اس کے ساتویں حصہ کی مالک بھی بصورت وصیت حصہ جائداد کے صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میرے ورثا کو اس کے ادا کرنے سے انکار نہ ہوگا۔ یہ چند حروف بطور سند لکھدیئے ہیں۔ المرقوم ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۵ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ العبد۔ فرحت سلطانہ بیگم بقلم خود گواہ شد۔ خلیق احمد پسر موصیہ بقلم خود ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء گواہ شد۔ غلام احمد بدوملہوی (موصیہ کا بہنوئی) بقلم خود ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء۔

(نوٹ) اپنی آمدنی کی کمی بیشی یا اپنے ایڈریس کے بدل جانے کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی کو کرتی رہوں گی۔ فرحت سلطانہ بیگم

نمبر ۶۷۲۱ منکہ امۃ الرحیم زوجہ مولوی روشن الدین احمد۔ قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن حال دار احمدیہ دار التبلیغ تکیریاں ڈاکخانہ تکیریاں ضلع ہوشیارپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲ ۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ بالکل نہیں صرف مہر جو بصورت زیورات مبلغ -/۲۰۰ روپیہ وصول کر چکی ہوں۔ زیورات کی تفصیل انام آدھ تولہ سونا۔ بھگتیاں ۷ عدد تولہ سونا۔ کلپ دو عدد آدھ تولہ سونا۔ نتھ سوا تولہ سونا۔ بنار دو عدد تین تولہ چاندی۔ چوڑیاں ۸ عدد چاندی ۸ تولہ چاندی۔ پہنچیاں ۲ عدد چاندی تیرہ تولہ چاندی۔ پٹڑیاں ۲ عدد چاندی ۵ تولہ چاندی زیورات کے لحاظ سے موجودہ گرانی کے مطابق جتنی قیمت ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر کسی قسم کی جائداد وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ⅒ حصے کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نقدہ خاکسار امۃ الرحیم گواہ شد۔ روشن الدین احمد۔ احمدی مولوی فاضل واقف زندگی۔ مجاہد تحریک جدید قادیان مقیم احمدیہ دار التبلیغ تکیریاں ضلع ہوشیارپور۔ خاوند موصیہ۔ مورخہ ۲۲/۲ ۲۳ ہش۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل قادیانی مجاہد تحریک جدید احمدیہ دار التبلیغ حال ویرووال ضلع امرتسر۔

نمبر ۶۷۲۰ منکہ عبدالرحیم ولد میاں محمد قوم پراچہ پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ اور جائداد منقولہ پانسو روپیہ نقدی موجود ہے۔ اور اسکے علاوہ اسباب خانہ داری اثاث البیت وغیرہ موجود ہے۔ مگر اس کی مالک میری اہلیہ ہے اور میری اہلیہ کا حق مہر پانسو روپیہ ہے۔ جو واجب الادا ہے۔ اور قرضہ دادنی یا فتنی کوئی نہیں۔ اور تجارت کا کام بوٹ چکا ہے اور ہوزری میں کام کرتا ہوں۔ اور میری آمد غیر معین ہے۔ اب میں بحق مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی جائداد مذکورہ کے دسویں حصہ (⅒ حصہ) کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر میری جائداد کے دسویں حصہ کی صدر انجمن مالک ہوگی۔ اور اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائداد ہوگی۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ ۵/۴۳ ۱۱

العبد۔ عبدالرحیم پراچہ ساکن قادیان محلہ دارالرحمت۔ بقلم خود عبدالرحیم پراچہ۔ گواہ شد۔ غلام حیدر سیکرٹری امور عامہ محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقلم خود۔ گواہ شد۔ لعل خان احمدی گجراتی محلہ دارالرحمت قادیان بقلم خود۔

نمبر ۶۷۱۲ منکہ صلاح بی بی بنت شہابل قوم کھرل پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کالیہ ڈاکخانہ بھکی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اسوقت میرے پاس مبلغ ایک سو پچیس روپے نقد اور بارہ عدد بالیاں نقرئی قیمتی مبلغ چھ روپیہ ہیں۔ ان کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے ⅕ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ضلع گورداسپور کرتی ہوں۔ یہ جائداد اسکے علاوہ میری وفات پر ثابت ہو اسپر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ (۱۲) موجودہ جائداد کا حصہ وصیت نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نقط الامۃ نشان انگوٹھا صلاح بی بی بنت شہابل قوم کھرل ساکن کالیہ ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ بھکی۔ گواہ شد۔ بقلم سعید احمد طالب علم نہم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۵/۴۳ ۷ گواہ شد بقلم سید لال شاہ احمدی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سپرنٹنڈنٹ سروس کمیشن لاہور

فیروز پور ڈویژن میں عارضی کلرکوں کے تقرر کے لئے امیدواران سے ۶/۴۳ ۲۰ تک درخواستیں طلب کرنے کا جو نوٹس شائع ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں مزید اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ ۶/۴۳ ۳۰ تک بڑھا دی گئی ہے۔ اور درخواست کنندگان کی اطلاع کے لئے دوبارہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ تین عارضی آسامیوں میں دو مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں۔ بیس مزید امیدواران (۱۲ مسلمان ایک سکھ ہندوستانی عیسائی اور پارسی اور سات غیر مخصوص) کا نام ایک سال کے لئے فہرست انتظاریہ پر رکھا جائے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے۔

تنخواہ:۔ ۶۰۔۲۔۵۰۔۲½۔۳۰ کے علاوہ گرانی الاؤنس حسب قواعد۔

کم سے کم اوصاف:۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ جو امیدوار یہ ثابت کرسکے کہ وہ صرف چند نمبروں کی کمی سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکا۔ انہیں بھی زیر غور لایا جا سکتا ہے

عمر:۔ ۴۳/۵ ۱ کو اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان اور گریجوئیٹوں کی صورت میں تیس سال تک ہونی چاہیئے۔ مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پتہ درج ہو۔ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔

تریاقِ کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے بارہ آنے۔ درمیانی شیشی ۱/۶ چھوٹی شیشی ۹ آنے

ملنے کا پتہ

دوا خانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

آنکھوں کا نور

سرمہ نور رجسٹرڈ

تمام امراض چشم کا مکمل اور واحد علاج جس کے اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ ہیں۔ قیمت دو روپے چھ آنہ علاوہ محصولڈاک۔ منگانے کا پتہ منیجر شفاخانہ رفیق حیات قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

امرتسر ۱۹ر جون۔ یہاں کی مارکیٹ میں سوتی کپڑے کے نرخ گرنے شروع ہو گئے ہیں "پیٹنا" ۲۷۶ کی ململ ۳۰ روپے تھان کی بجائے ۳۲ روپے تھان ہو گئی ہے۔ اور رجحان مزید کمی کی طرف ہے۔ ڈال کا نرخ ۸ر فی گز کم ہو گیا ہے۔ جہاں تک ململ اور لٹھے کا تعلق ہے۔ سو سو تھان کی گانٹھ کے نرخ سات سو روپیہ تک گر گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۹ر جون۔ آئندہ سال کے لئے جو جنگی بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں زہریلی گیس تیار کرنے کے لئے ایک ارب پندرہ کروڑ ڈالر منظور کیا ہے۔

انقرہ ۱۹ر جون۔ اتحادیوں سے نئے معاہدے کرنے کے بعد ٹرکی کے جرمنی سے سیاسی تعلقات نہایت کشیدہ ہو رہے ہیں۔ جرمنی ٹرکی اور اتحادیوں کی دوستی میں خلل پیدا کرنے کے لئے ہر ہتھیار استعمال کرنے پر آمادہ ہے۔

کراچی ۱۹ر جون۔ شاہزادہ محمد و شاہزادہ منصور جو شاہ عبدالعزیز شاہ سعودی عربیہ کے فرزند ہیں عبداللہ سلیمان سعودی فائنینس منسٹر کے ہمراہ کراچی پہنچ گئے۔ آپ بحالی صحت کے لئے ہندوستان آئے ہیں۔

امرتسر ۱۹ر جون۔ سونا حاضر ۸-۶-۸۶ چاندی حاضر ۰-۰-۱۲۵ پونڈ ۴-۴-۵۷

بٹالہ ۱۹ر جون۔ گندم دڑہ ۰-۱۲-۹ ادل ۵۹۱ ۰-۰-۱۰ سے ۰-۴-۱۰ تک نخود ۰-۲-۹ مسور ۰-۱۱-۸ گڑ گوٹھ ۰-۶-۱۱ ماش ۰-۰-۱۰ ٹیپے +

اوٹاوہ ۱۹ر جون۔ میڈم چیانگ کائی شیک نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جاپانی آسانی سے یا جلد شکست نہیں کھائیں گے۔ گذشتہ چھ سال سے ہم جاپان کے خلاف زبردست جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور اب بیرونی دنیا سے ہمارا تعلق قطع ہو چکا ہے۔ صرف ہوائی راستہ سے معمولی مدد آرہی ہے۔ ہماری مزاحمت کی سپرٹ باقی رہے گی۔ لیکن ہم بھی آخر انسان ہیں اور بہت دیر تک انسانوں اور گھروں کی تباہی برداشت نہیں کر سکتے تاوقتیکہ ہمارے پاس اس سے بچاؤ کا سامان نہ ہو۔

واشنگٹن ۱۹ر جون۔ مغربی پنسلوانیہ (امریکہ) کے دس ہزار مزدوروں نے پھر ہڑتال کر دی ہے۔ یہ مزدور کوئلے کی کانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر جون۔ نائب وزیر فضائیہ برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں ۱۹۸۴ محوری طیارے گرائے جا چکے ہیں دنیا بھر میں ہوا مار توپوں کے ذریعے ۲۰۰۰ محوری طیارے گرائے جا چکے ہیں

لنڈن ۱۹ر جون۔ نائب وزیر فضائیہ نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ ایک وقت تھا کہ اٹلانٹک میں جرمن آبدوزوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ مگر اب اٹلانٹک میں انکی تعداد معمولی ہے۔ غالباً ہٹلر پھر اپنی آبدوزوں کو منظم کر رہا ہے۔

انقرہ ۱۹ر جون۔ آج ترکیہ کے وزیر خارجہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس افواہ میں بالکل کوئی صداقت نہیں کہ ترکیہ اور روسی گورنمنٹ کے تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ر جون۔ آج لنڈن کے اخباروں نے فیلڈ مارشل ویول کے تقرر پر خوش آمدید کہی ہے۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے لکھا ہے کہ فیلڈ مارشل ویول نے شمالی افریقہ میں ہندوستانی فوج سے نہایت اچھا کام لیا تھا۔ آپ صرف سپاہی ہی نہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی سیاسی قابلیت بھی رکھتے ہیں۔ "نیوز کرانیکل" نے لکھا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان میں بعض اشخاص کا یہ خیال ہے کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں سخت پالیسی اختیار کرے گی۔

واشنگٹن ۱۹ر جون۔ آج امریکن سینٹ نے ۲۷ ارب ۶۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کا بحری بل منظور کر لیا۔ اس میں ۹ ارب ۱۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ جنگی جہازوں پر خرچ کیا جائیگا اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ مصارف امریکہ کے بحری مصارف کی تاریخ میں بالکل بے مثال ہیں۔

لنڈن ۲۰ر جون۔ انگریزی طیاروں نے ہالینڈ اور بلجیم میں ریلوے سٹیشنوں۔ فیکٹریوں اور ریلوں پر حملے کئے۔ فرانس کے محاذ پر دشمن کی ایک اہم فیکٹری کو شدید نقصان پہنچایا۔ سسلی میں سنیا سینٹ گوانی وغیرہ اہم ٹھکانوں پر بمباری کی گئی۔

لنڈن ۲۰ر جون۔ ملک معظم نے ٹیونیشیا میں فوج کا معائنہ کرنے کے لئے ۱۰۰۰ میل کا سفر موٹر پر کیا۔ ہزاروں فرانسیسی کسانوں نے سڑک پر کھڑے ہو کر آپکو خوش آمدید کہا۔

لنڈن ۲۰ر جون۔ نیو برٹن میں رابول کی جاپانی چھاؤنی پر ہمارے طیاروں نے ۳۲ ٹن وزن کے بھاری بم برسائے جس سے جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ جو سو میل کے فاصلے سے دکھائی دیتی تھی۔

لنڈن ۲۰ر جون۔ پچھلے چہار شنبہ کو گوڈال کنار میں جاپانی ہوائی جہازوں سے امریکی طیاروں کی جو جھڑپ ہوئی تھی۔ اس میں ۹۴ جاپانی ہوائی جہاز برباد ہوئے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا۔ ۱۱ر جون ۱۹۴۳ء تک جاپان کے ۱۶۱ جہاز یقینی طور پر ڈوبے جا چکے ہیں۔ اور ۱۹۴ کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان کے علاوہ ۲۹۴ تجارتی جہازوں کو ڈبویا گیا۔ اور ۲۶۶ کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۱۸ر جون۔ برطانیہ کے سمندری اور ہوائی محکموں نے اعلان کیا ہے کہ مئی کے مہینے میں جرمن آبدوزوں نے ہمارے ایک جہازی قافلے پر زور سے حملے کئے تھے سو میل کے علاقہ میں پانچ دن تک ان آبدوزوں سے مقابلہ جاری رہا۔ آخر انہیں بھگا دیا گیا۔ ہمارے ۹۷ فیصدی جہاز محفوظ رہے

ماسکو ۱۸ر جون۔ روسی طیارے جرمن مورچوں کے پیچھے ان کے ہوائی اڈوں پر متواتر حملے کرتے رہے۔ بریانسک کے علاقہ میں خاص طور پر دشمن کو نقصان پہنچایا گیا۔ لینن گراڈ کے علاقہ میں ۶۰ جرمن طیاروں نے حملہ کیا۔ لیکن انہیں تتر بتر کر دیا گیا اور ریل کے علاقہ میں: پچھلے چند دنوں میں جرمن پچاس جوابی حملے کر چکے ہیں۔ لیکن کسی حملے میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ ان حملوں میں دو ہزار جرمن سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۸ر جون۔ انگریزی طیاروں نے فرانس۔ بلجیم۔ اٹلی اور سسلی میں اپنے حملے جاری رکھے۔ صرف سسلی میں ایک حملہ کے دوران میں ڈھائی لاکھ پونڈ کے بھاری بم برسائے گئے۔

چنکنگ ۱۸ر جون۔ چینی فوج نے دریائے یانگ سی کے کنارے پر چار اور جاپانی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

بوئنس آئرس ۱۸ر جون۔ ارجنٹائن کے نئے صدر نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہم امریکہ کی دوسری ریاستوں سے ہر وقت سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سابق گورنمنٹ دنیا کے دیگر ممالک سے بالکل الگ تھلگ رہتی تھی۔ یہ پوزیشن ہمیں پسند نہ تھی۔ اور اسی وجہ سے ملک میں انقلاب برپا ہوا۔

لنڈن ۱۸ر جون۔ برطانیہ کے ہوائی محکمہ کے وزیر نے ایک تقریر میں کہا کہ برطانیہ اور روس میں ہر لحظہ تعلقات زیادہ اچھے ہوتے جائیں گے۔ ہٹلر نے جنگ شروع کر کے اگر کوئی بھلائی کی۔ تو یہ کہ روس اور دیگر مہذب ممالک میں جو بد اعتمادی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ بتدریج دور ہو رہی ہے۔

کراچی ۱۸ر مئی۔ مٹھو نامی ایک مشہور حُر لیڈر بمعہ اپنے ایک ساتھی کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کی مدت سے تلاش تھی۔ خیال ہے کہ لاہور میل کو پٹڑی سے اتارنے میں بھی اس کا ہاتھ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر